کامل مرید بنانے والا ایک فکر انگیز تحریری بیان

کاملِ مُرید

مرید ہو تو اعلیٰ حضرت جیسا 2
فیضِ مرشد کے حصول کا راز 21
عشق کا امتحان 24
مجھے میرا پیر ہی کافی ہے 27
فیض سے محرومی 32
ماضی یاد رکھیے 39

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

کامل مرید [1]

درود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے: ”جمعہ کے دن مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ میری اُمّت کا دُرود ہر جمعہ کے دن مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، (قیامت کے دن) لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہی شخص ہوگا جس نے (دنیا میں) مجھ پر کثرت سے درود پڑھا ہوگا۔“ [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1]......مبلغ دعوتِ اسلامی ونگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ بیان شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی شبِ ولادت ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ بمطابق اکتوبر 2006ء کو تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں سنتوں بھرے اجتماع میں فرمایا۔ ۱۷ شوال المکرم ۱۴۳۳ھ بمطابق 5 ستمبر 2012ء کو ضروری ترمیم واضافے کے بعد تحریری صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیہ)

[2]......السنن الکبری، کتاب الجمعۃ، باب مایومر بہ فی لیلۃ الجمعۃ، الحدیث: ۵۹۹۵، ج۳، ص ۳۵۳

مرید ہو تو اعلیٰ حضرت جیسا

حضرت مولانا سید ابو القاسم اسماعیل حسن شاہ جی میاں صاحب مارِہروی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ ایک بار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اور تاج الفحول حضرت مولانا عبد القادر صاحب بدایونی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے درمیان کسی مسئلہ پر علمی بحث ہوئی۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے ان کا موقف ماننے سے انکار کر دیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ میرے ساتھ سیتا پور (اتر پردیش ہند) چلیے اور وہاں حُضور جدِ امجد سیدنا شاہ آلِ احمد اچھے میاں صاحب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتاب **آئینہ احمدی** کی جلد عقائد میرے کتب خانے میں موجود ہے اور دیگر کُتُبِ صوفیا بھی موجود ہیں ان میں فرق دیکھ لیجئے کہ میں جو کہہ رہا ہوں وہ درست ہے یا جو آپ فرماتے ہیں وہ درست ہے۔ چنانچہ دونوں حضرات (سیتا پور) تشریف لائے اور اوّلاً مولانا عبد القادر صاحب نے **آئینۂ احمدی** کی جلد عقائد سے ہمارے پیران کے سلسلے سے تعلّق رکھنے والے حضرت سیدنا احمد صاحب کانپوری قُدِّسَ سِرُّہ کی کتاب **زُبدۃُ العقائد** نکال کر دکھائی۔ اسے دیکھ کر میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے ارشاد فرمایا کہ میں بغیر دلیل یہ بات تسلیم کیے لیتا ہوں اگرچہ دلیل سے یہ فرق میرے ذہن میں نہیں آیا لیکن چونکہ میرے مُرشِدانِ عِظام یہ فرماتے ہیں اس

لیے اپنے مُرشِدانِ عِظام کے ارشاد پر سرِ تسلیم خم کیے دیتا ہوں۔ [1] یہ ابتدائی دور کی بات ہے ورنہ بعد میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی سمجھ میں یہ بات آ گئی تھی اور پھر آپ نے اسی موقف کو **اَلْمُعْتَمَدُ الْمُسْتَنَد** میں مفصل و مدلل انداز میں بیان بھی فرمایا۔ [2]

مرشد کا فرمان سر آنکھوں پر!

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس حکایت میں امام اہلسنّت، مُجدّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی حیاتِ طیبہ سے یہ انتہائی اہم مدنی پھول حاصل ہوا کہ **مُرید ہو تو اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت **جیسا، جو مُرشِد کے فرمان پر اپنے قول کو ترک کر دے۔** یعنی جب کوئی مرید کسی بات کو اپنی عقل کے پیمانے پر تولے مگر اس کے پیر خانے کا فرمان اس کے برعکس ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے پیر خانے کے فرمان کو سنتے ہی بغیر دلیل کے فوراً مان لے اور اپنی عقل کو پیر خانے کے فرمان پر قربان کر دے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی حیاتِ طیبہ سے حاصل ہونے والا یہ ایک ایسا اہم مدنی پھول ہے جس میں عموماً بہت سے راہِ طریقت کے راہی یعنی مرید مات کھا جاتے ہیں۔ کیونکہ مرید جب

---

[1]......حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۱۰۳ تا ۱۰۵ ملتقطاً

[2]......حیات اعلی حضرت، ج ۱، ص ۴۳۸

اپنے جامع شرائط پیر کی کسی بات یا کسی معاملے کو دیکھ کر اسے اپنی عقل کے ترازو میں تولتا ہے تو عین ممکن ہے کہ وہ بات اس کی ناقص عقل میں نہ آئے اور پیر پر اعتراض کر بیٹھے۔ چنانچہ،

پیر پر اعتراض سے بچو

یاد رکھئے! اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمۃُ رَبِّ الْعِزَّت فتاوی رضویہ شریف میں نقل فرماتے ہیں: "پیروں پر اعتراض سے بچے کہ یہ مُریدوں کے لئے زہرِ قاتل ہے۔ کم کوئی مرید ہوگا جو اپنے دل میں شیخ پر کوئی اعتراض کرے پھر فلاح ① پائے۔ مزید نقل فرماتے ہیں کہ شیخ کے تصرفات سے جو کچھ اسے صحیح نہ معلوم ہوتے ہوں ان میں (حضرت) خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات یاد کرلے کیونکہ ان سے وہ باتیں صادر ہوتی تھیں بظاہر جن پر سخت اعتراض تھا (جیسے مسکینوں کی کشتی میں سوراخ کر دینا، بے گناہ بچے کو قتل کر دینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یہی تھا جو انھوں نے کہا، یوں ہی مرید کو یقین رکھنا چاہئے کہ شیخ کا جو فعل مجھے صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ شیخ کے پاس اس کی صحت پر دلیل قطعی ہے۔ ②

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے جس

---

① ......فلاح عربی زبان کا لفظ ہے، جس سے مراد دنیا و آخرت کی کامل کامیابی ہے۔

② ......فتاوی رضویہ، ج ۲۱، ص ۵۱۰

کامل مرید کا تذکرہ فرمایا ہے کہ وہ پیر کے افعال و اعمال اور اقوال کو عقل کے پیمانے پر نہ پرکھے، ایسے کامل مرید کا اس دور میں ملنا یقیناً جوئے شِیر [1] لانے کے مُتَرادِف ہے، کیونکہ اس مادہ پرستی کے دور میں ہم اپنی عبادات و دیگر بے شمار معمولات کی طرح پیری مریدی کی اصل روح سے محروم ہوتے جا رہے ہیں، اس لیے کہ اب ہر شے کو عقل کے ترازو میں تولا جاتا ہے اور اس جانب کسی کا دھیان ہی نہیں جاتا:

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں
عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

پیارے اسلامی بھائیو! مرید کی عقل کبھی بھی اپنے جامع شرائط پیرِ کامل کی روحانی قوت کا مقابلہ نہیں کرسکتی کیونکہ یہ پیرانِ عظام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اور اَسرارِ الٰہی کے امین ہوتے ہیں، وہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے راز ظاہر نہیں کرتے بلکہ وہ تو اپنی حقیقت بھی لوگوں سے مخفی رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ان نیک بندوں کو علم کی نعمت سے سرفراز فرمانے کے ساتھ ساتھ تصرف کی ایسی قوت بھی عطا فرما رکھی ہے کہ زمانہ اگر اس کی جھلک بھی دیکھ لے تو عقل کو ان کے دَر پر قربان کر کے عشق کے سمندر میں غوطہ زن ہو جائے۔ چنانچہ،

---

[1] ……انتہائی مشکل کام کرنے کو جوئے شیر لانے کے مترادف کہا جاتا ہے۔

مَفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شفایابی

رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۵ھ کے اجتِماعی اعتِکاف میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں جہاں کم وبیش 3100 مُعتَکِفِین تھے، اُن میں ضِلع چکوال (پنجاب، پاکستان) کے 77 سالہ مُعَمَّر بُزُرگ حافِظ محمد اشرف صاحِب بھی مُعتَکِف ہو گئے۔ قِبلہ حافِظ صاحِب کا ہاتھ اور زَبان مَفلوج تھے اور قوّتِ سماعت بھی جواب دے چکی تھی۔ وہ بڑے خوش عقیدہ تھے۔ چونکہ دورانِ اعتکاف سحری و افطار کے اوقات میں شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مختلف حلقوں میں کھانے کی ترکیب ہوتی ہے۔ چنانچہ جس دن قبلہ حافظ صاحب کے حلقے کی باری تھی تو اُنہوں نے اِفطار کے کھانے میں بَصَد حُسنِ ظن آپ سے جُوٹھا کھانا لیکر کھایا اور دَم بھی کروایا۔ بس اُن کے حسنِ ظن نے کام کر دکھایا، رَحمتِ اِلٰہی کو جوش آیا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو شِفا یاب فرمایا۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کامل کا جوٹھا کھانا کھانے کی برکت سے اُن کا فالج کا مرض جاتا رہا۔ انہوں نے ہزاروں اسلامی بھائیوں کی موجودگی میں فیضانِ مدینہ کے مَنچ پر چڑھ کر بَصَد عقیدت اپنے رُوبہ صِحّت ہونے کی بِشارت سُنائی، یہ نویدِ جانفِزا سُن کر فضا اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ کی پُرکیف صداؤں سے گونج

اُٹھی۔اُن دنوں کئی مقامی اَخبارات نے اِس خبرِ فرحت اثر کوشائع بھی کیا۔

دعوتِ اسلامی کی قَیّوم
سارے جہاں میں مچ جائے دھوم
اس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ
یا اللہ مری جھولی بھر دے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کبھی ایسا تصرُّف فرماتے ہیں اور کسی کرامَت کا ظُہور ہوتا ہے تو عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔لہٰذا یاد رکھئے کہ پیری مریدی راہِ عقل نہیں راہِ محبت وعشق ہے۔جیسا کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ شیخ کے تصرفات سے جو کچھ اسے صحیح معلوم نہ ہوتے ہوں ان میں حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات یاد کرلے۔چنانچہ وہ واقعات کچھ یوں ہیں۔

حضرتِ موسیٰ و خضر عَلَیْہِمَا السَّلَام کا واقعہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ قرآنی واقعات وعجائبات پر مشتمل کتاب، **”عَجَائِبُ القراٰن مع غَرَائِبِ القراٰن“** **صَفْحہ 156** پر شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ

الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک روایت ہے کہ جب فرعون مع اپنے لشکر کے دریائے نیل میں غرق ہو گیا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بنی اسرائیل کے ساتھ مصر میں قرار نصیب ہوا تو ایک دن موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اللہ تعالیٰ سے اس طرح مکالمہ شروع ہوا:

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام: خداوند! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ تجھ کو محبوب کون سا بندہ ہے؟

اللہ تعالیٰ: جو میرا ذکر کرتا ہے اور مجھے کبھی فَراموش نہ کرے۔

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام: سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے؟

اللہ تعالیٰ: جو حق کے ساتھ فیصلہ کرے اور کبھی بھی خواہش انسانی کی پیروی نہ کرے۔

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟

اللہ تعالیٰ: جو ہمیشہ اپنے علم کے ساتھ دوسروں سے علم سیکھتا رہے تا کہ اس طرح اُسے کوئی ایک ایسی بات مل جائے جو اُسے ہدایت کی طرف راہنمائی کرے یا اس کو ہلاکت سے بچالے۔

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام: اگر تیرے بندوں میں کوئی مجھ سے زیادہ علم والا ہو تو مجھے اس کا پتا بتا دے؟

اللہ تعالیٰ: **خضر** (عَلَیْہِ السَّلَام) تم سے زیادہ علم والے ہیں۔

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام: **میں انہیں کہاں تلاش کروں؟**

اللہ تعالیٰ: ساحل سمندر پر چٹان کے پاس۔

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام: **میں وہاں کیسے اور کس طرح پہنچوں؟**

اللہ تعالیٰ: تم ایک ٹوکری میں ایک مچھلی لے کر سفر کرو۔ جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے بس وہیں خضر (عَلَیْہِ السَّلَام) سے تمہاری ملاقات ہوگی۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے خادم اور شاگرد حضرت یوشَع بن نون بن افرائیم بن یوسف عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنا رفیق سفر بنا کر **مَجْمَعُ الْبَحْرَیْن** کا سفر فرمایا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام چلتے چلتے جب بہت دور چلے گئے تو ایک جگہ سو گئے۔ اُسی جگہ مچھلی ٹوکری میں سے تڑپ کر سمندر میں کود گئی اور جس جگہ پانی میں ڈوبی وہاں پانی میں ایک سوراخ بن گیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نیند سے بیدار ہو کر چلنے لگے۔ جب دوپہر کے کھانے کا وقت ہوا تو آپ نے اپنے شاگرد حضرت یوشَع بن نون عَلَیْہِ السَّلَام سے مچھلی طلب فرمائی تو انہوں نے عرض کیا کہ چٹان کے پاس جہاں آپ سو گئے تھے، مچھلی کود کر سمندر میں چلی گئی اور میں آپ کو بتانا بھول گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں تو اس جگہ کی تلاش تھی۔ بہر حال پھر آپ اپنے قدموں کے نشانات کو تلاش کرتے ہوئے اُس جگہ پہنچ گئے جہاں حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کی جگہ بتائی گئی تھی۔

وہاں پہنچ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دیکھا کہ ایک بُزُرگ کپڑوں میں لپٹے ہوئے بیٹھے ہیں۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُن کو سلام کیا تو انہوں نے تعجب سے فرمایا کہ اس زمین میں سلام کرنے والے کہاں سے آ گئے؟ پھر انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں۔ تو انہوں نے دریافت کیا کہ کون موسیٰ؟ کیا آپ بنی اسرائیل کے موسیٰ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ جی ہاں تو حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا کہ اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم دیا ہے جس کو آپ نہیں جانتے۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا علم دیا جس کو میں نہیں جانتا۔ مطلب یہ تھا کہ میں علمِ اَسرار جانتا ہوں جس کا آپ کو علم نہیں اور آپ علمُ الشَّرائع جانتے ہیں جس کو میں نہیں جانتا۔

پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اے خضر! کیا آپ مجھے اس کی اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کے پیچھے پیچھے چلوں تا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو علوم دیئے ہیں آپ کچھ مجھے بھی تعلیم دیں۔ تو حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ میں اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ صبر کروں گا اور کبھی بھی کوئی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا کہ شرط یہ ہے کہ آپ مجھ سے کسی بات کے متعلق کوئی سوال نہ کریں یہاں تک کہ میں خود آپ کو بتا دوں۔ غرض اس عَہد و مُعاہدہ کے بعد

حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت موسیٰ اور حضرت یوشَع بن نون عَلَیْہِمَا السَّلَام کو اپنے ساتھ لے کر سمندر کے کنارے کنارے چلنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ ایک کشتی پر نظر پڑی اور کشتی والوں نے ان تینوں صاحبان کو کشتی پر سوار کر لیا اور کشتی کا کرایہ بھی نہیں مانگا۔ جب یہ لوگ کشتی میں بیٹھ گئے تو حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے جھولے (تھیلے) میں سے کلہاڑی نکالی اور کشتی کو پھاڑ کر اُس کا ایک تختہ نکال کر سمندر میں پھینک دیا۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام برداشت نہ کر سکے اور حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے یہ سوال کر بیٹھے کہ

اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿٧١﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے اسے اس لئے چیرا کہ اس کے سواروں کو ڈُبا دو بیشک یہ تم نے بُری بات کی۔ (پ ١٥، الکھف: ٧١)

حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا کہ کیا میں نے آپ سے کہہ نہیں دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کرسکیں گے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے معذرت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے بھول کر سوال کر دیا۔ لہٰذا آپ میری بھول پر گرفت نہ کیجئے اور میرے کام میں مشکل نہ ڈالئے۔

پھر یہ حضرات کچھ دور آگے کو چلے تو حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک نابالغ بچے کو دیکھا جو اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے گلا دبا کر

اور زمین پر پٹک کر اُس بچے کو قتل کر ڈالا، یہ ہوش رُبا خونی منظر دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام میں صبر کی تاب نہ رہی اور آپ نے ذرا سخت لہجے میں حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے کہہ دیا:

اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْــٴًـا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾ (پ ۱۵، الکھف: ۷۴)

ترجمۂ کنز الایمان: کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کردی بیشک تم نے بہت بری بات کی۔

حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر یہی جواب دیا کہ کیا میں نے آپ سے یہ نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ صبر نہ کرسکیں گے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اچھا اب اگر اس کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو آپ میرے ساتھ نہ رہیے گا۔ اس میں شک نہیں کہ میری طرف سے آپ کا عذر پورا ہو چکا ہے۔

پھر اس کے بعد ان حضرات نے ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ یہ لوگ ایک گاؤں میں پہنچے اور گاؤں والوں سے کھانا طلب کیا۔ مگر گاؤں والوں میں سے کسی نے بھی ان صالحین کی دعوت نہیں کی۔ پھر ان دونوں نے گاؤں میں ایک گرتی ہوئی دیوار پائی تو حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے اسمِ اعظم پڑھ کر دیوار سیدھی کر دی۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام گاؤں والوں کی بداَخلاقی سے

بیزار تھے ہی، آپ کو غصہ آ گیا، برداشت نہ کر سکے اور یہ فرمایا:

لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿۷۷﴾ (پ ۱۶، الکہف: ۷۷) ترجمۂ کنزالایمان: تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے۔

یہ سن کر حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے کہہ دیا کہ اب میرے اور آپکے درمیان جدائی ہے اور جن چیزوں کو دیکھ کر آپ صبر نہ کر سکے اُن کا راز میں آپ کو بتا دوں گا۔ سنئے جو کشتی میں نے پھاڑ ڈالی وہ چند مسکینوں کی تھی جس کی آمدنی سے وہ لوگ گزر بسر کرتے تھے اور آگے ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا جو سالم اور اچھی کشتیوں کو چھین لیا کرتا تھا اور عیب دار کشتیوں کو چھوڑ دیا کرتا تھا تو میں نے قصداً ایک تختہ نکال کر اُس کشتی کو عیب دار کر دیا تا کہ ظالم بادشاہ کے غضب سے محفوظ رہے۔ اور جس لڑکے کو میں نے قتل کر دیا اس کے والدین بہت نیک اور صالح تھے۔ یہ لڑکا پیدائشی کافر تھا اور والدین اس لڑکے سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور اُس کی ہر خواہش پوری کرتے تھے تو ہمیں یہ خوف و خطرہ نظر آیا کہ وہ لڑکا کہیں اپنے والدین کو کفر میں نہ مبتلا کر دے۔ اس لئے میں نے اُس لڑکے کو قتل کر کے اُس کے والدین کو کفر سے بچا لیا۔ اب اُس کے والدین صبر کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُس لڑکے کے بدلے میں اس کے والدین کو ایک بیٹی عطا فرمائے گا، جو ایک نبی سے بیاہی جائے گی اور اس کے شِکم سے ایک نبی پیدا ہو گا جو ایک اُمّت کو ہدایت

کرے گا۔ اور گرتی ہوئی دیوار کو سیدھی کرنے کا راز یہ تھا کہ یہ دیوار دو یتیم بچوں کی تھی جس کے نیچے ان دونوں کا خزانہ تھا اور آٹھویں پُشت میں ان دونوں کا باپ ایک صالح اور نیک آدمی تھا۔ اگر ابھی یہ دیوار گر جاتی تو ان یتیموں کا خزانہ گاؤں والے لے لیتے۔ اس لئے آپ کے پروردگار نے یہ چاہا کہ یہ دونوں یتیم بچے جوان ہوکر اپنا خزانہ نکال لیں، اس لئے ابھی میں نے دیوار کو گرنے نہیں دیا۔ یہ خداوند تعالیٰ کی ان بچوں پر مہربانی ہے اور اے موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام! آپ یقین و اطمینان رکھیں کہ میں نے جو کچھ بھی کیا ہے اپنی طرف سے نہیں کیا ہے بلکہ میں نے یہ سب کچھ **اللہ** تعالیٰ کے حکم سے کیا ہے۔ اسکے بعد حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام اپنے وطن واپس چلے آئے۔ ①

حضرت خضر عَلَیۡہِ السَّلَام کا تعارف

حضرت خضر عَلَیۡہِ السَّلَام کی کنیت ابوالعباس اور نام **بلیا** اور ان کے والد کا نام **ملکان** ہے۔ **بلیا** سریانی زبان کا لفظ ہے۔ عربی زبان میں اس کا ترجمہ **احمد** ہے۔ **خضر** ان کا لقب ہے اور اس لفظ کو تین طرح سے پڑھ سکتے ہیں۔ **خَضِر، خَضْر، خِضْر**۔ **خضر** کے معنی سبز چیز کے ہیں۔ یہ جہاں بیٹھتے تھے وہاں آپ کی برکت سے ہری ہری گھاس اُگ جاتی تھی اس لئے لوگ ان کو **خضر**

---

① ……تفسیر خازن، پ ۱۵، ۱۶، الکھف، ج ۳، ص ۲۱۷ تا ۲۲۲

کہنے لگے۔ یہ بہت ہی عالی خاندان سے ہیں۔ اوران کے آباؤ اجداد بادشاہ تھے۔ بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان ان کا اوران کے والد کا نام اوران کی کنیت یادرکھے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔①

حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نبی ہیں

ملفوظات شریف میں ہے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنّت، مُجدّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے جب یہ عرض کی گئی کہ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نبی ہیں یا نہیں؟ تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جمہور کا مذہب یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ وہ نبی ہیں۔② اور جمہور علما کا یہی قول ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اب بھی زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے کیونکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے آبِ حیات پی لیا ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے گرد بکثرت اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام جمع رہتے ہیں اور فیض پاتے ہیں۔ چنانچہ عارِف بِاللّٰہ حضرت سید بکری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنے قصیدہ دردالسَّحر میں آپ کے بارے میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ۔

حَیٌّ وَحَقِّکَ لَمْ یَقُل بِوَفَاتِہٖ ۔۔۔ اِلَّا الَّذِیْ لَمْ یَلْقَ نُوْرَ جَمَالِہٖ

فَعَلَیْہِ مِنِّیْ کُلَّمَا ھَبَّ الصَّبَا ۔۔۔ اَزْکٰی سَلَامٍ طَابَ فِیْ اِرْسَالِہٖ

---

①……صاوی، پ ۱۵، الکھف: ۶۵، ج ۴، ص ۱۲۰۷

②……ملفوظاتِ اعلی حضرت، ص ۴۸۳

ترجمہ: تیرے حق کی قسم! حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام زندہ ہیں اور اُن کی وفات کا قائل وہی ہوگا جو اُن کے نورِ جَمال سے ملاقات نہیں کرسکا ہے تو میری طرف سے اُن پر جب جب بادِ صبا چلے سترا اسلام ہو کہ پاکیزگی کے ساتھ بادِ صبا اس کو پہنچائے۔ ①

حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام حُضور خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں۔اس لئے یہ صَحابی بھی ہیں۔

نسبت کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ عجیب وغریب واقعہ اپنے اندر کئی مدنی پھول رکھتا ہے۔ مثلاً حضرت سیدنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے یتیم بچوں کی دیوار کو اس لیے درست کر دیا تھا کہ ان کی آٹھویں پُشت میں نیک وصالح شخص تھا۔معلوم ہوا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے نیک بندوں کی وجہ سے ان سے وابستہ لوگوں پر بھی بے انتہا کرم فرماتا ہے۔

نیک بندوں کی برکتیں

نیک پڑوسی کی برکت

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ رُوح پَرْوَر ہے: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نیک مسلمان کی وجہ سے اُس کے پڑوس کے 100

---

① ......صاوی، پ ۱۵، الکھف: ۶۵، ج ۴، ص ۱۲۰۸

گھروں سے مصیبت دُور فرما دیتا ہے۔ [1]

سُبْحَانَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب ایک نیک بندے کی برکت سے اس کے پڑوس کے سو گھروں سے مصیبتیں اور بلائیں دور ہو سکتی ہیں تو اس بندے پر رحمتوں اور برکتوں کے نُزول کا عالَم کیا ہوگا جس کا ہاتھ کسی **پیرِ کامل** کے ہاتھ میں ہو۔

انبیائے کرام کے نائبین کی برکت

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے: بے شک انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام زمین کے اَوتاد تھے جب سلسلۂ نُبُوَّت ختم ہوا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے محسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں سے **ایک قوم کو اُن کا نائب بنایا جنہیں اَبدال کہتے ہیں**، وہ حضرات (فقط) روزہ و نماز اور تسبیح و تقدیس میں کثرت کی وجہ سے لوگوں سے افضل نہیں ہوئے بلکہ اپنے حُسنِ اَخلاق، وَرع و تقویٰ کی سچّائی، نیّت کی اچّھائی، تمام مسلمانوں سے اپنے سینے کی سلامتی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے حِلم، صَبر اور دانشمندی، بغیر کمزوری کے عاجزی اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے افضل ہوئے ہیں۔ پس وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے نائب ہیں۔ وہ ایسی قوم ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنی ذاتِ پاک کیلئے مُنتخَب اور اپنے عِلم اور رِضا کے لئے خاص کر لیا ہے۔ وہ 40 صِدّیق

---

[1] ……المعجم الاوسط، الحدیث: ۴۰۸۰، ج۳، ص ۱۲۹

ہیں، جن میں سے 30 رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے خلیل حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے یقین کی مِثل ہیں۔ ان کے ذَرِیعے (وسیلے) سے اَہلِ زمین سے بلائیں اور لوگوں سے مصیبتیں دُور ہوتی ہیں، ان کے ذَرِیعے سے ہی بارِش ہوتی اور رِزق دیا جاتا ہے، ان میں سے کوئی اُسی وَقت فوت ہوتا ہے جب **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی جانشینی کیلئے کسی کو پروانہ دے چکا ہوتا ہے۔ وہ کسی پر لعنت نہیں بھیجتے، اپنے ماتَحتوں کو اَذِیَّت نہیں دیتے، اُن پر دست درازی نہیں کرتے، اُنہیں حقیر نہیں جانتے، خود پر فوقیّت رکھنے والوں سے حسد نہیں کرتے، دنیا کی حرص نہیں کرتے، دِکھاوے کی خاموشی اختیار نہیں کرتے، تکبُّر نہیں کرتے اور دِکھاوے کی عاجزی بھی نہیں کرتے، وہ بات کرنے میں تمام لوگوں سے اچّھے اور نَفس کے اعتِبار سے زیادہ پرہیزگار ہیں، سخاوت ان کی فِطرت میں شامِل ہے، اَسلاف نے جن (نامناسِب) چیزوں کو چھوڑا اُن سے محفوظ رَہنا ان کی صِفَت ہے، اُن کی یہ صِفَت جدا نہیں ہوتی کہ آج خَشیَّت کی حالت میں ہوں اور کل غفلت میں پڑے ہوں بلکہ وہ اپنے حال پر ہمیشگی اِختیار کرتے ہیں، وہ اپنے اور اپنے ربّ کے درمیان ایک خاص تعلُّق رکھتے ہیں، انھیں آندھی والی ہوا اور بے باک گھوڑے نہیں پہنچ سکتے، اُن کے دل **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی خوشی (رِضا) اور شوق میں آسمان کی طرف بُلند ہوتے ہیں پھر (پارہ اٹھائیسواں سورۃُ المُجادَلۃ کی) آیت (نمبر ۲۲) تِلاوت فرمائی:

اُولٰٓىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

(پ ۲۸، المجادلۃ: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ اللہ کی جماعت ہے، سُنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! جو کچھ آپ نے بیان فرمایا اس میں کون سی بات مجھ پر بھاری ہے؟ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں نے اُسے پالیا؟ فرمایا: آپ اِس کے درمیانے دَرَجے میں اُس وَقت پہنچیں گے جب دُنیا سے بُغض رکھیں گے اور جب دنیا سے بُغض رکھیں گے تو آخرت کی مَحَبَّت اپنے قریب پائیں گے اور آپ جتنا دُنیا سے زُہد (بے رغبتی) اِختیار کریں گے اُتنا ہی آپ کو آخرت سے مَحَبَّت ہوگی اور جتنا آپ آخرت سے مَحَبَّت کریں گے اُتنا ہی اپنے نَفْع اور نقصان والی چیزوں کو دیکھیں گے۔

(مزید فرمایا) جس بندے کی سچی طلب علمِ الٰہی میں ہوتی ہے اس کو قول و فعل کی دُرُستی عطا فرما دیتا اور اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اس کی تصدیق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب (قرآنِ مجید) میں موجود ہے پھر (پارہ چودھواں سورۃُ النَّحل کی) یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

(پ ۱۴، النحل: ۱۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔

(مزید فرمایا) جب ہم نے اس (قرآنِ مجید) میں دیکھا تو یہ پایا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت اور اس کی رِضا کی طلب سے زیادہ لذّت کسی شے سے حاصل نہیں ہوتی۔ ①

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب **مغفِرت** ہو۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برکتوں سے محرومی

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی وجہ سے گناہگاروں پر کتنا کرم ہوتا ہے لٰہذا جس شخص کی زندگی کے شب و روز مدنی ماحول کی مُعطّر مُعطّر فضاؤں میں گزر رہے ہوں اور وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کسی ولیٔ کامل کا مُرید بھی ہو تو اس پر کرم کا عالَم کیا ہوگا؟ مگر افسوس آج کل لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو یہ کہتے سنا جاتا ہے کہ **اللہ** والوں کی صحبت اختیار کرنے کے باوجود ان کے حالات نہیں بدلے، ان کی زندگی کے شب و روز تو ویسے ہی گناہوں میں ڈوبے ہوئے گزر رہے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کی خدمت میں عرض ہے کہ **اللہ** والوں سے **فیض**

---

①......نوادر الاصول لِلحکیم الترمذی، الاصل الحادی والخمسون، ص ۲۰۹

حاصل نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ آپ کی طبیعتوں اور سوچوں کا انداز ہی **اللہ** والوں سے بڑا جدا ہے، لہٰذا کمال حاصل کرنے کے لیے پہلے اپنی طبیعت اور اپنی سوچوں کے انداز کو بدلئے پھر دیکھئے کہ ان **اللہ** والوں کا فیض کیسے چھما چھم برستا ہے۔

فیضِ مرشد کے حصول کا راز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی سوچوں کے انداز بدلنے اور **اللہ** والوں کا فیض پانے کے لیے اپنے پیرو مرشد کی محبت کو دل و جان سے سینے میں بسا لیجئے اور یاد رکھئے کہ محض پیر کے مُرید سے محبت کرنے سے فیض نہیں ملتا کیونکہ صرف پیر کی محبت سے اگر مرید فیض پانے لگے تو ہر مرید **واصل باللہ** ہو جائے، لہٰذا مرید کو اپنے شیخ کا فیض اسی صورت میں مل سکتا ہے کہ وہ اپنے پیر کی محبت کو دل و جان سے سینے میں بسا لے۔ چنانچہ حضرت سیدنا شیخ عبدالعزیز دباغ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مرید پیر کی مَحبّت سے کامل نہیں ہوتا کیونکہ مُرشِد تو سب مُریدوں پر یکساں شفقت فرماتے ہیں۔ بلکہ یہ مُرید کی مُرشِد سے مَحبّت ہوتی ہے جو اسے کامل کے دَرَجے پر پہنچاتی ہے۔ [1]

بابا فرید گنج شکر کی محبت مرشد

ایک مرتبہ سلطان الہند خواجہ غریب نواز حضرت سید حسن سنجری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ

---

[1]......الابریز، الباب الخامس فی ذکر التشایخ والارادۃ، الجزء الثانی، ص ۷۷

القَوِی اپنے مَحبوب خلیفہ حضرت خواجہ بختیار کا کی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے یہاں تشریف لائے۔تو خواجہ بختیار کا کی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے مُرید بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جو آپ کے عشق میں گھائل تھے، بُلا کر ارشاد فرمایا: اپنے دادا پیر (یعنی خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے قدموں کو بوسہ دو۔ بابا فرید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حکمِ مرشِد بجالانے کیلئے دادا پیر کے قدم چُومنے جھکے مگر قریب ہی تشریف فرما اپنے ہی پیرو مرشِد (بختیار کا کی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے قدم چُوم لئے۔خواجہ بختیار کا کی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: فرید سُنا نہیں! دادا پیر کے قدم چُومو! بابا فرید جو مُرشِد کی حقیقی مَحبّت میں گم تھے، فوراً حکم بجالائے اور دوبارہ دادا پیر کے قدم چومنے جھکے مگر پھر اپنے پیر کے قدم چوم لئے۔تو خواجہ بختیار کا کی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں دادا پیر کے قدم چُومنے کا کہتا ہوں مگر تم میرے قدموں کو کیوں چوم لیتے ہو؟ بابا فرید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سر جھکا کر بڑے ہی مؤدبانہ اور عشق و مستی کے عالَم میں حقیقتِ حال کچھ یوں عرض کی: حُضور میں آپ کے حکم پر دادا پیر خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدم چومنے ہی جھکتا ہوں مگر وہاں مجھے آپ کے قدموں کے سوا اور کوئی قدم نظر ہی نہیں آتے، لہٰذا میں انہی قدموں میں جا پڑتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: بختیار! فرید ٹھیک کہتا ہے، یہ منزل

کے اس دروازے تک پہنچ گیا ہے جہاں دوسرا کوئی نظر نہیں آتا۔ ①

عشق کی انوکھی دنیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت بابا فرید مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے پیر کامل سے کس قدر محبت تھی، محبت اور عشق چونکہ اس کشش اور میلان کو کہتے ہیں جو دل میں کسی باکمال ہستی کی طرف پیدا ہوتا ہے خواہ وہ کمال جمالِ ظاہری ہو یا باطنی، حُسنِ سیرت ہو یا حُسنِ صورت۔ پھر یہ جذبہ بندے کو اپنے محبوب سے قریب تر ہونے کے لیے بیتاب رکھتا ہے۔ اور حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونکہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھے کہ پیر کی محبت ہی عرفانِ الٰہی کا دروازہ ہے اس لیے انہیں اپنے پیر کامل کے علاوہ کچھ دکھائی ہی نہ دیتا تھا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم دنیا و دنیا والوں کی محبتوں کو اپنے پیر کی محبت پر قربان کر دیں اور عشق کی دنیا میں کھو جائیں کیونکہ مرید کی اپنے پیر سے محبت جس قدر بڑھتی چلی جاتی ہے راہِ طریقت کی منزلیں بھی اس کے لیے اسی قدر آسان ہوتی جاتی ہیں۔

مکتب عشق کا دستور نرالا دیکھا
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

①......آدابِ مرشدِ کامل، ص ۵۰۔۔۔۔مقاماتِ اولیاء، ص ۱۸۰

عشق کا امتحان

ہر شے کو عقل کے ترازو میں تولنے والے عشق و محبت کی لذتوں سے آشنا نہیں ہوتے، اس لیے کہ عشق کی دنیا ہی نرالی ہے۔ یہاں تو قدم قدم پر امتحان ہوتا ہے، پرکھا جاتا ہے کہ عشق کامل ہے یا ناقص۔ عاشقِ کامل ہمیشہ اپنے محبوب کے اقوال، افعال اور اعمال پر آنکھیں بند کئے بغیر وجہ و دلیل دریافت کیے عمل پیرا نظر آتا ہے کیونکہ محبت کی علامت محبوب کی پیروی ہے۔

اتباع و پیروی کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لغت میں کسی کی پیروی یا اتباع سے مُراد ہے: **کسی شخص کے قدموں پر قدم رکھتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے چلنا۔** [1]

امام ابوالحسن آمدی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی (متوفی ۶۳۱ھ) **اَلْاِحْکَام فِی اُصُولِ الْاَحْکَام** میں سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی و اتباع کرنے کے متعلّق فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کبھی قول میں ہوتی ہے اور کبھی فعل و ترکِ فعل میں۔ قول میں اتباع کا مطلب یہ ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول کی اس طرح پیروی کرنا جس طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول کا تقاضا ہے۔ اور فعل میں اتباع

---

[1]......لسان العرب، ج ۱، ص ۴۱۶

سے مُراد یہ ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فعل کو اسی طرح کرنا جس طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا ہے اور اس وجہ سے کرنا کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جب ہم کسی کے تابع ہو جائیں تو بِن سوچے و بغیر کوئی دلیل طلب کیے اس کے اقوال و افعال پر عمل کو حِرزِ جان (بہت زیادہ محبوب) بنالیں۔ جیسا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کو حِرزِ جان بنا رکھا تھا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حُضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسا عشق تھا اس کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

حضرت عبد اللہ بن عمر کا عشقِ رسول

مروی ہے کہ حضرت سیدنا **عبد اللہ** ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کی پیروی فرمایا کرتے اور کوشش کرتے کہ جس مقام پر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی ہو وہیں نماز ادا کریں۔ یہاں تک کہ دورانِ سفر ایک بار سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا تو حضرت ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وہاں سے

---

(1)......الاحکام فی اصول الاحکام، ج ۱، ص ۲۲۷

گزرتے ہوئے نہ صرف اس درخت کے نیچے قیام فرماتے بلکہ اس درخت کی دیکھ بھال بھی فرماتے اوراسکی جڑوں کو پانی دیا کرتے تاکہ وہ خشک نہ ہو۔ (١)

اورایک روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا **عبد اللّٰہ** ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہمیشہ اپنی سواری کوانہی راستوں پرلے جاتے جن راستوں سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے جاتے۔ جب آپ سے اس کے متعلق سوال کیا گیاتوفرمایا: میں چاہتاہوں کہ میری سواری بھی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سواری کے نقشِ قدم پرچلے۔ (٢)

سُبْحَانَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! یہ ہیں کامل اتباع کرنے والے،خودتوسنتوں کے پیکر تھے ہی کبھی اپنی سواری کوبھی سرکارکی سواری کے نقشِ پا سے ہٹنے نہیں دیا۔پس ہمیں بھی چاہئے کہ کامل پیر کے کامل مرید بن جائیں اوراپنے پیرکی ہرہراداپرعمل کرنا شروع کردیں۔اس لیے کہ ان اولیائے کاملین کی اطاعت کرنا اوران سے برکت حاصل کرنا اُخروی نَجات کاایک ذریعہ ہے۔

فاسق کی مغفرت

منقول ہے کہ ایک انتہائی فاسق وفاجرشخص دریاکے کنارے بیٹھاہاتھ منہ

---

(١)......تاریخ مدینہ دمشق، ج ٣١، ص ١٢١

(٢)......المرجع السابق

دھو رہا تھا، ناگاہ اس نے دیکھا کہ نیچے کی جانب قریب ہی حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وُضو فرما رہے ہیں، اس نے دل میں کہا: میں گناہوں سے آلودہ ہوں اور یہ پانی میرے ہاتھ پاؤں چھو کر اس نیک پرہیزگار شخص کی طرف جارہا ہے یہ اچھی بات نہیں۔ لہٰذا وہ وہاں سے اٹھا اور یہ سوچ کر نیچے کی جانب آبیٹھا کہ جب امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ اور پیر کو چھوتا ہوا پانی اس تک پہنچے گا اور وہ اس سے ہاتھ پاؤں دھوئے گا تو کیا عجب اس کے قلب کی گندگی دور ہو جائے۔ جب اس کا انتقال ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہنے لگا: میں تو بہت گنہگار و سیاہ کار شخص تھا، بس امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ادب کرنے کی وجہ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ ①

مجھے میرا پیر ہی کافی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھیے کہ مرید کو یقین ہونا چاہئے کہ بس مجھے میرا پیر ہی کافی ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مُجدِّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جب تک مرید یہ اِعتِقاد (یعنی یقین) نہ رکھے کہ میرا شیخ تمام اَولیائے زمانہ سے میرے

---

① ......تذکرۃ الاولیاء، ذکر الامام احمد حنبل، ص ۲۴۴

لیے بہتر ہے، نَفع نہ پائے گا۔ (حضرت) علی بن ہیتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حُضورغوثِ اَعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاص خلیفہ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بار بیمار پڑ گئے تو حضورغوثِ اَعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کی عیادت کوتشریف لائے۔ چنانچہ آپ نے کھانے کا اہتمام فرمایا اور آپ کے ایک خاص مُرید حضرت علی جُوسَقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھانا لے کر حاضِرِ خدمت ہوئے مگر اس سوچ میں پڑ گئے کہ کھانا کس کے سامنے پہلے رکھوں؟ اپنے شیخ کے سامنے رکھتا ہوں تو حضورغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان کے خِلاف ہے اور اگر حضورغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے رکھتا ہوں تو اِرادت تقاضا نہیں کرتی۔ اس لیے انہوں نے اس طرح کھانا پیش کیا کہ دونوں حضرات کے حضور ایک ساتھ پہنچا۔ یہ دیکھ کر حضورغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ مُرید تمہارا بہت با اَدب ہے۔ (حضرت) علی بن ہیتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کیا: بہت ترقیاں کر چکا ہے، اب اس کو حضور اپنی خدمت میں لیں۔ (حضرت) علی جوسقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ سنتے ہی ایک کونے میں گئے اور رونا شروع کیا۔ حضور (غوثِ پاک) نے فرمایا: اس کو اپنے ہی پاس رہنے دو جس پستان کا ہِلا ہوا ہے اسی سے دُودھ پیئے گا دوسرے کو نہیں چاہتا۔ [1]

---

[1] ……ملفوظات، ص ۴۰۲…………بھجۃ الاسرار، ذکر شیخ ابوالحسن الجوسقی، ۳۸۳

پیر کی خانقاہ کا ادب

ایک مرتبہ سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مریدین کے ساتھ تشریف فرما تھے اور طریقت سے متعلق تربیت فرمارہے تھے۔ مگر دورانِ بیان جب آپ کی نظر دائیں طرف پڑتی تو آپ (با اَدَب انداز میں) کھڑے ہوجاتے۔ تمام لوگ یہ دیکھ کر حیران تھے کہ پیرو مرشِد کس کی تعظیم کیلئے کھڑے ہوتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس طرح کئی مرتبہ پیرو مرشِد کو قیام کرتے دیکھا (مگر اَدَب کے باعث کسی کو سبب دریافت کرنے کی جرأت نہ ہوئی)۔ جب سب لوگ وہاں سے چلے گئے تو ایک مرید جو مرشِد کا منظورِ نظر تھا۔ اس نے موقع پا کر عرض کی! حضور ہماری تربیت کے دوران بارہا آپ نے قیام فرمایا یہ کس کی تعظیم کیلئے تھا؟ حضرت خواجہ معین الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا! اس طرف میرے پیرو مرشِد شیخ عثمان ہارونی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزارِ مبارک ہے۔ لہٰذا جب میرا اپنے پیرو مرشِد کے مزار مبارک کی طرف رخ ہوتا تو میں تعظیم کیلئے اُٹھ کھڑا ہوتا۔ [1]

منزل تک پہنچنے کا راستہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا مرید کامل کو چاہیے کہ کبھی بھی اپنی

---

[1]......فوائد السالکین مع ہشت بہشت، ص ۱۳۸

عقیدت کو تقسیم نہ کرے کیونکہ جو لوگ اپنی عقیدت کو تقسیم کرتے ہیں وہ بعض اوقات منزل نہیں پاتے، لہٰذا مُریدِ کامل کو اس بات کا اعتقاد رکھنا چاہئے کہ مجھے جو کچھ ملتا ہے اپنے پیر کے صدقے ملتا ہے۔ نیز مُریدِ کامل کو کبھی ایسی صحبت میں نہیں بیٹھنا چاہئے جہاں اس کو اس کے پیر سے برانگیختہ کیا جائے۔ چنانچہ،

امام شعرانی کا ارشاد

حضرت سَیِّدُنا امام عبدالوہاب شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی فرماتے ہیں: مشائخِ کِبار نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اپنے مرشِد کی مَحبّت کی شرائط میں سے ایک (اہم شرط) یہ ہے کہ مرید اپنے مرشِد کی گفتگو کے عِلاوہ دیگر تمام لوگوں کی گفتگو سننے سے اپنے کان بند کرلے۔ (یعنی مرشِد کے خلاف باتیں کرنے والے کی گفتگو سُننا تو دُور کی بات اس کے سائے سے بھی دور بھاگے) اور مرید کسی بھی مَلامت کرنے والے کی مَلامت کو نہ سنے، یہاں تک کہ اگر تمام شہر والے لوگ کسی ایک میدان میں جمع ہو کر اسے اپنے مرشِد سے نفرت دلائیں (اور ہٹانا چاہیں) تو وہ لوگ اس بات پر (یعنی مرید کو مرشد سے دور کرنے پر) قدرت نہ پاسکیں۔ [1]

سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! مُرید ہو تو ایسا، کیونکہ جو شخص ان چیزوں سے نا آشنا ہو بقولِ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ جس نے مُرشِد کی محبت کا جام ہی نہیں پیا وہ

---

[1]......الانوار القدسیہ، الباب الثانی فی بیان نبذۃ من آداب المرید مع شیخہ، الجزء الثانی، ص ۳

اس کی لذّت کو کیا جان سکتا ہے۔اس کا تو کام ہی کیف و مستی میں ڈوبے مرید کامل کو دیکھ کر مذاق اڑانا ہے۔حالانکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ

نہ کسی کے رقص پہ طنز کر نہ کسی کے غم کا مذاق اڑا

جسے چاہے جیسے نواز دے یہ مزاجِ عشقِ رسول ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی کے قول سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرید کو چاہیے کہ صرف اپنے پیر پر نظر رکھے اور اگر کہیں سے فیض ملے تو اسے بھی اپنے پیر ہی کا فیض تصوُّر کرے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اگر وہ اپنے پیر و مرشِد سے وابستہ رہا تو اس کا پیر اسے ایسی منزلیں طے کروا دے گا جن کا وہ گمان بھی نہیں کرسکتا۔پس اپنے پیر پر اعتراض نہ کرے اور اس کی کسی بات یا کسی فعل کو عقل کے ترازو پر نہ تولے کیونکہ عقل کی ایک نمایاں خامی یہ بھی ہے کہ جو بات قبول نہیں کرتی اس کا انکار کر دیتی ہے۔لہٰذا مرید کو چاہیے کہ اپنی عقل، ارادے اور خواہش کو اپنے پیر پر قربان کر دے۔چنانچہ،

پیر کی کدال

ایک مرتبہ ایک شخص ایک پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: عالیجاہ! مجھے اپنی صحبت میں قبول فرمالیں۔پیر صاحب نے قبول فرماتے ہوئے اسے ایک کُدال دی جس کے سرے پر ایک بے کار اور فالتو لوہا لگا ہوا تھا۔دراصل

پیر صاحب نے مرید کی آزمائش کا یہ معیار بنایا کہ اگر یہ مرید کامل ہے تو کبھی بھی یہ نہیں کہے گا کہ یہ لوہا زائد ہے اس کا کیا فائدہ؟ خوامخواہ کا وزن میرے گلے کیوں ڈال دیا؟ لہٰذا سات سال تک وہ **کامل مرید** اپنے پیر کی خدمت کرتا رہا مگر کبھی بھی اس کے دل میں یہ خیال نہ آیا کہ میرے پیر نے یہ کیا فالتو چیز کُدال کے ساتھ لگا کر دے دی ہے۔ (۱)

فیض سے محرومی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مرید کی توجہ اور حُسنِ ظن ہی اسے پیر کے فیض سے فیضیاب کرتے ہیں کیونکہ مرید جب حسنِ ظن کی دنیا سے نکلتا ہے تو اپنے پیر کی محبت اور اس کے فیض سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ یاد رکھئے! اس محرومی کی ابتدا بدگمانی سے ہوتی ہے، جو سب سے پہلے پیر بھائیوں کے متعلّق پیدا ہوتی ہے، پھر یہ بدگمانی تہمت اور غیبت کی شکل اختیار کرتی ہے جس سے دل و دماغ پَراگَندہ ہونے لگتے ہیں، جب یہ پَراگندگی دل و دماغ پر اپنا قبضہ خوب جما لیتی ہے تو پھر مُرید آہستہ آہستہ پیر سے بھی بدگمان ہونا شُروع ہو جاتا ہے۔ اس طرح ایک وفا شِعار مُرید اپنے پیر کے فیض سے محروم ہونے لگتا ہے اور اسے احساس تک نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہر مرید کو چاہئے کہ شیطان کے حملوں کو سمجھنے کی کوشش کرے کیونکہ

---

(۱)……الابریز، الباب الخامس فی ذکر التشایخ والارادۃ، الجزء الثانی، ص ۸۲

شیطان کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ کوئی بھی شخص مرید کامل نہ بننے پائے۔ بسا اوقات کوئی شخص شیطان کے حملوں سے بچتے بچاتے مرید کامل کے مرتبے پر فائز ہو جائے تب بھی شیطان اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا بلکہ ایسے مرید کامل پر خود پسندی و تکبُّر جیسے مُہلِک ہتھیاروں سے حملہ آور ہوتا ہے، اب جو بچ گیا سو وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے بچ گیا اور جو بدنصیب شیطان کے ان پھَندوں میں پھنس گیا وہ ہلاک و برباد ہو گیا۔ کیونکہ جو شخص اپنے پیر کی نظرِ کرم سے کسی مَقام ومرتبہ پر فائز ہوا اور یہ سمجھنے لگے کہ اسے یہ مرتبہ اس کی اپنی کوشش سے حاصل ہوا ہے تو وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ،

حضرت داتا گنج بخش سَیِّد علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الھَادِی کا ایک مرید کچھ بداعتقاد ہو گیا اور اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا کہ وہ کسی درجہ پر فائز ہو چکا ہے۔ لہٰذا وہ خاموشی سے حضرتِ سَیِّدُنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الھَادِی کی بارگاہ سے منہ موڑ کر چلا گیا۔ پھر ایک دن یہ دیکھنے و آزمانے آیا کہ حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الھَادِی اس کے دل کے خیالات سے آگاہ ہیں یا نہیں؟ ادھر حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الھَادِی نے بھی اپنے نورِ فراست سے اس کی حالت مُلاحظہ فرما لی۔ چنانچہ جب وہ مرید آیا اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک سوال پوچھا تو

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: کیسا جواب چاہتا ہے، لفظوں میں یا معنوں میں؟ بولا: دونوں طرح۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر لفظوں میں جواب چاہتا ہے تو سن! اگر مجھے آزمانے سے پہلے خود کو آزما اور پرکھ لیتا تو تجھے مجھے آزمانے کی ضرورت پیش نہ آتی اور نہ ہی تو یہاں مجھے آزمانے و پرکھنے آتا۔ اور معنوی جواب یہ ہے کہ میں نے تجھے مَنْصَبِ وِلایت سے مَعْزول کیا۔ یہ فرمانا تھا کہ اس مرید کا چہرہ سِیاہ ہو گیا تو آہ و زاری کرنے لگا اور عرض گزار ہوا: حُضور یقین کی راحت میرے دل سے جاتی رہی ہے۔ پھر توبہ کی اور فُضول باتوں پر بھی نَدامَت کا اظہار کیا تو حضرت جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی نے ارشاد فرمایا: تو نہیں جانتا کہ **اللہ** کے ولی والیانِ اسرارِ الٰہی ہوتے ہیں، تجھ میں ان کی ضَرب کی برداشت نہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس پر دم فرمایا تو وہ دوبارہ اپنے پہلے درجہ پر فائز ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے ہمیشہ کے لیے مشائخ عظام کے متعلق بدگمانی کرنے سے توبہ کر لی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ایک مرید کو پیر کے مُتعلّق بدگمان ہونے نے کہیں کا نہ چھوڑا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وِلایت سے بھی محروم ہونا پڑا۔ لہٰذا ہمیشہ پیر کے متعلق بدگمانی سے بچئے اور اس کے بے شُمار احسانات کو یاد

---

[1] ...... کشف المحجوب، ص ۱۳۷

رکھیے: مثلاً میں مرید ہونے سے پہلے کیا تھا اور اب کیا ہوں؟ کیا مرید ہونے سے پہلے نمازی تھا؟ اگر پانچ وقت کی نماز پڑھتا تھا تو کیا اِشراق و چاشت اور اَوّابین و تہجد بھی پڑھتا تھا؟ کیا عبادت میں لذّت تھی؟ کیا سر پر عمامہ کا تاج سجاتا تھا؟ کیا سنتوں کا پیکر نظر آتا تھا؟ وغیرہ وغیرہ یا یہ سب پیر کی نظرِ کرم کا صدقہ ہے۔ اگر یہ سب پیر کا فیض ہے تو اپنی روحانی پرواز پر فخر مت کیجئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ غرور و تکبُّر کا شکار ہو کر حضرت جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی کے مرید کی طرح آپ بھی اپنے مقام و مرتبہ سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔

صدا پیر و مرشد رہیں ہم سے راضی
کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجھے موتیوں والا چاہیے

ایک مرتبہ سلطان محمود غَزنوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کچھ قیمتی مَوتی اپنے افسران کے سامنے پھینکتے ہوئے فرمایا: چُن لیجئے اور خود آگے چل دیئے۔ تھوڑی دُور جانے کے بعد مُڑ کر دیکھا تو اَیاز گھوڑے پر سُوار پیچھے چلا آرہا ہے۔ پوچھا: اَیاز! کیا تجھے مَوتی نہیں چاہئیں؟ ایاز نے عَرض کی: عالی جاہ! جو موتیوں کے

طالِب تھے وہ موتی چُن رہے ہیں، مجھے تو موتی نہیں بلکہ موتیوں والا چاہیے۔ ①

آج میرا وضو نہیں تھا!

سلطان محمود غزنوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایاز پر بڑے مہربان تھے اور اس سے محبت کرتے تھے، اسی طرح ایاز کے بیٹے سے بھی محبت کرتے تھے اور چونکہ اس کا نام محمد تھا لہٰذا اس کے ساتھ عزت سے پیش آتے۔ ②

ایک بار سلطان نے ایاز کے بیٹے کو یوں پکارا: اے ایاز کے بیٹے! یہاں آؤ۔ ایاز بھی چونکہ سلطان سے محبت کرتا تھا، ڈر گیا اور دل میں سوچنے لگا: لگتا ہے میرے بیٹے سے کوئی خطا ہوگئی ہے جبھی تو آج اس طرح بلایا گیا ہے۔ چنانچہ عرض گزار ہوا: بادشاہ سلامت! میرے بیٹے سے کوئی خطا ہوگئی ہے؟ سلطان محمود غزنوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کہا: کیوں؟ تمہیں ایسا کیوں محسوس ہوا؟ عرض کی: آج آپ نے میرے بیٹے کا نام لے کر نہیں پکارا۔ جواب دیا: ایاز! بات دراصل

---

[۱]......فیضانِ سنت، ج ۱، ص ۹۴۹

[۲]......جب شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس بچے کا نام محمد اور پکارنے کے لئے عرف مثلاً رجب رضا رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اضافہ امامِ اہلسنّت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

یہ ہے کہ تمہارے بیٹے کا نام محمد ہے اور جب بھی میں تمہارے بیٹے کو پکارتا تھا میرا وضو ہوتا تھا مگر آج میرا وضو نہ تھا اور ادب کی وجہ سے میں نے نام لے کر نہیں پکارا۔ ①

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب

ھنوز نامِ تو گفتن کمالِ بے اَدبی است

یعنی میں مشک وگلاب سے ہزار بار بھی اپنا منہ دھولوں تب بھی اے جانِ کائنات وفخر موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کا نام لینا بہت بڑی بے ادبی ہے۔

اپنا ماضی یاد رکھتا ہوں

جب کسی کی کسی پر عطائیں اور نوازشیں ہوں تو بعض اوقات اس کے حاسِد پیدا ہوجاتے ہیں جو اس پر طرح طرح کی تنقید کرتے ہیں، یہی معاملہ ایاز کے ساتھ بھی پیش آیا۔ چنانچہ کچھ درباری سلطان محمود سے کہنے لگے کہ آپ ایاز پر اتنی عطائیں کرتے چلے جارہے ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایاز آپ کا خزانہ چُرا چُرا کر اپنے کمرے میں جمع کرتا ہے؟ سلطان محمود کو یقین تھا کہ یہ بات بالکل غلط اور جھوٹ ہے لیکن پھر بھی اپنے مُحِب کی محبت کو ثابت کرنے کے لیے کہا: اچھا!

---

① ……روح البیان، الاحزاب، ج۷، ص ۱۸۵

چلو ایاز کے پاس چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس نے کیا خزانہ چھپایا ہے، جب ایاز کے دروازے پر دستک دی گئی تو دروازہ کھلنے میں تھوڑی تاخیر ہوگئی۔ حاسدین نے کہا: بادشاہ سلامت دیکھا آپ نے! خزانہ چھپا رہا ہوگا اس لئے دروازہ نہیں کھول رہا۔ خیر! جب دروازہ کھلا تو بادشاہ نے کہا: ایاز! کیا کررہے ہو؟ یہ کہتے ہوئے اندر داخل ہوگئے۔

حاسدین کی نظر کونے میں رکھے ہوئے ایک بکس پر پڑی، کہنے لگے: وہ دیکھیں بکس پڑا ہوا ہے۔ محمود نے بکس دیکھ کر کہا: ایاز! بکس کھولو۔ ایاز نے عرض کی: عالیجاہ! رہنے دیجئے۔ محمود نے دوبارہ کہا: ایاز! بکس کھولو! جب بکس کھولا تو بکس میں پھٹے پرانے چپل اور پھٹا پرانا لباس تھا۔ محمود نے پوچھا: ایاز! یہ کیا ہے؟ عرض کی: بادشاہ سلامت! آپ کے دربار میں آنے کے بعد میرے سر پر تاجِ شاہی، بدن پر شاہی پوشاک اور پاؤں میں شاہی جوتے آگئے، ظاہری انداز جتنا تھا تبدیل ہوگیا، میں روزانہ آکر اس بکس کو کھول کر دیکھتا ہوں اور خود سے کہتا ہوں: ایاز! تیرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ بادشاہ کی مہربانی ہے حالانکہ تیری اصل یہ ہے کہ تو پھٹے پرانے چپل اور پھٹا پرانا لباس پہن کر دربار میں آیا تھا، بادشاہ سلامت ماضی دیکھ کر میں اپنے حال پر تکبر نہیں کرتا۔[1]

---

[1] ……مثنوی مولوی معنوی، دفتر پنجم، قصہ ایاز وحجرہ، ص ۱۹۰ مفہوماً

ماضی یاد رکھیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی حضرت ایاز کی طرح اپنے ماضی کو یاد رکھئے اور ذرا غور تو کیجئے کہ جب امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے کیا حال تھا؟ ❁......سر ننگا، چہرہ داڑھی سے خالی، لباس، بول چال اور انداز غیر مسلموں والے، معاشرے کے دھتکارے و ستائے ہوئے تھے۔ ❁......کوئی بلاتا: ابے ادھر آ۔ کوئی کہتا: اوئے ادھر آ، سنتا نہیں ہے۔ ❁......گالیاں دے کر پکارا جاتا مگر جب امیرِ اہلسنت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ❁...... اِنہوں نے سروں پر عزّت کا تاج یعنی سبز سبز عمامہ رکھ دیا۔ ❁...... چہرے کو آقا کی سنّت کے مطابق داڑھی سے رونق بخش دی۔ ❁......غیر مسلموں کے لباس سے چھٹکارا دلا کر سنتوں بھرے لباس والا بنا دیا۔ ❁...... جو قرآنِ مقدس کی ایک آیت درست پڑھنا نہ جانتے تھے اب اس بارگاہ کی برکت سے مسجد کی امامت کے فرائض سر انجام دینے لگے۔ ❁......جن کی زبان سے گالیاں نکلتی تھیں ان پر میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتیں سج گئیں۔ ❁......وہ دل جو لندن اور پیرس کے لیے ترستے تھے اب ہر دم مدینے کی یادوں میں تڑپتے نظر آنے لگے۔ ❁......جس کو مسجد میں آنے کی توفیق نہ ملتی تھی اب نہ صرف پانچوں وقت صفِ اول کا نمازی بلکہ ماہِ رمضان المبارک میں

تیس دن کا معتکف بن گیا۔ ❁...... اسی بارگاہ کی برکت سے تو بے شُمار مُبلّغین نے بیان کرنا سیکھا، نعت خوانوں نے نعتیں پڑھنا سیکھیں، خُشوع و خُضوع سے بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوکر گڑگڑا کر مانگنے کا سلیقہ بھی تو یہیں سے آیا، سنّت کے مطابق چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا اور بولنا بھی یہیں سے سیکھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب یہ باتیں اور اپنا ماضی یاد آتا ہے تو قلب میں پیر کامل کی محبت اور بڑھ جاتی ہے اور یہ محبت تقاضا کرتی ہے کہ جیسا تیرا پیر کامل ہے تو بھی مرید کامل بن جا، تاکہ تیرا پیر تجھ سے راضی اور خوش ہو جائے۔ اور ہمارے شیخ طریقت اپنے کس مرید سے خوش ہوتے ہیں آیئے انہی کی زبانی جانتے ہیں۔ چنانچہ،

آپ فرماتے ہیں: **میرا دل اپنے اس مرید سے خوش ہوتا ہے جو میرا یہ سنتوں کا کاروبار[1] لے کر آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جو جتنا میرا سنتوں کا کاروبار لے کر آگے بڑھتا ہے میں اس سے خوش ہوتا جاتا ہوں۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو مرید کامل دنیا سے اس حال میں گئے کہ ان کا پیر ان سے راضی و خوش تھا ان کی قسمت کے کیا کہنے! کسی کو مفتیٔ دعوتِ

---

[1]...... سنتوں کے کاروبار سے مراد تبلیغ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنا ہے۔

اسلامی حضرت مولانا مفتی محمد فاروق عطاری مدنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی خواب میں آکر نماز کے لیے جگا جاتے ہیں، قافلوں کے لیے نیکی کی دعوت دے جاتے ہیں، تو کوئی ان کو احرام کی حالت میں طوافِ کعبہ کرتا ہوا دیکھتا ہے، کوئی مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کو میٹھے مصطفٰے کی بارگاہ میں نعت سناتا ہوا دیکھتا ہے۔ جب **شہدائے دعوتِ اسلامی** (حاجی محمد احد رضا عطاری اور محمد سجاد عطاری عَلَیْہِما رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی) کی قبروں کو کھولا جاتا ہے تو ایسے لگتا ہے کہ آج ہی ان کو قبر میں اتارا گیا ہے۔ پس جو مرشد کی رضا و محبت لے کر اور کامل مرید بن کر قبر میں گئے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے ان کی قبروں کو جنت کا باغ بنادے گا۔

"یا غوثِ اَعظم نگاہِ کرم" کے سولہ حُروف کی نسبت سے مُرشد کے 16 حقوق

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: میرے آقا **اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، وَلیِ نِعمت، عَظِیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبَت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سُنَّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت پیرِ طریقت، باعثِ خَیرو بَرَکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام**

اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: مرشد کے حقوق مرید پر شُمار سے (بھی) اَفزوں (یعنی بڑھ کر) ہیں۔خُلاصہ یہ ہے کہ (مرید)

﴿۱﴾......اِن (یعنی مرشد) کے ہاتھ میں ''مردہ بدستِ زندہ'' (یعنی زندہ کے ہاتھوں میں مردہ کی طرح) ہوکر رہے۔

﴿۲﴾......اِنکی رِضا کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا، اِنکی ناخوشی کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناخوشی جانے۔

﴿۳﴾......انہیں اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے بہتر سمجھے۔

﴿۴﴾......اگر کوئی نعمت بظاہر دوسرے سے ملے تو بھی اسے (اپنے) مرشد ہی کی عطا اور انہیں کی نَظَرِ توجّہ کا صدقہ جانے۔

﴿۵﴾......مال، اولاد، جان، سب ان پر تصدُّق کرنے (یعنی لُٹانے) کو تیّار رہے۔

﴿۶﴾......ان کی جو بات اپنی نظر میں خِلافِ شَرع بلکہ کبیرہ (گناہ) معلوم ہو اس پر بھی نہ اعتراض کرے، نہ دل میں بدگمانی کو جگہ دے بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی غلطی ہے۔

﴿۷﴾......دوسرے کو اگر آسمان پر اُڑتا دیکھے جب بھی (اپنے) مرشد کے سوا دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو سخت آگ جانے، ایک باپ سے دوسرا باپ نہ بنائے۔

﴿۸﴾......ان کے حُضور بات نہ کرے۔

﴿۹﴾......ہنسنا تو بڑی چیز ہے ان کے سامنے آنکھ، کان، دل، ہمہ تن (یعنی مکمّل طور

پر) انہیں کی طرف مصروف رکھے۔

﴿۱۰﴾...... جو وہ پوچھیں نہایت ہی نرم آواز سے بکمالِ ادب بتا کر جلد خاموش ہو جائے۔

﴿۱۱﴾......ان کے کپڑوں، ان کے بیٹھنے کی جگہ، اِن کی اولاد، ان کے مکان، ان کے مَحَلّے، اِن کے شہر کی تعظیم کرے۔

﴿۱۲﴾......جو وہ حکم دیں ''کیوں!'' نہ کہے (اور بجالانے میں) دیر نہ کرے (بلکہ) سب کاموں پر اسے تَقدِیم (یعنی اَوَّلِیَّت) دے۔

﴿۱۳﴾......اِن کی غَیبت (''غَے۔بَت'' یعنی غیر موجودَگی) میں بھی اِن کے بیٹھنے کی جگہ نہ بیٹھے۔

﴿۱۴﴾......اِن کی موت کے بعد بھی ان کی زَوجہ سے نِکاح نہ کرے۔

﴿۱۵﴾......روزانہ اگر وہ زِندہ ہیں، اِن کی سلامتی و عافیت کی دُعا بکثرت کرتا رہے اور اگر اِنتِقال ہو گیا تو روزانہ اِن کے نام پر فاتحہ و دُرُود کا ثواب پہنچائے۔

﴿۱۶﴾......ان کے دوست کا دوست، اِن کے دشمن کا دشمن رہے۔ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اِن کے عِلاقے (یعنی تعلُّق) کو تمام جہان کے عِلاقے (یعنی تعلُّق) پر دل سے ترجیح دے اور اِسی پر کاربند رہے وغیرہ وغیرہ۔

جب یہ ایسا ہوگا تو ہر وقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ و سیّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و حضراتِ مَشائخِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی مدد زندگی میں، نَزع میں، قبر میں، حَشر میں، میزان پر، صِراط پر، حوض پر ہر جگہ اِس کے ساتھ رہے گی۔ اِس کے مرشِد اگر خود کچھ نہیں تو ان کے مُرشد تو کچھ ہیں یا مُرشد کے مُرشد یہاں تک کہ صاحِبِ سلسلہ (قادِریہ) حُضُور پُرنور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پھر یہ (قادِری) سلسلہ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور اُن سے سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن سے **اللہ ربُّ العٰلمین** عَزَّوَجَلَّ تک مسلسل چلا گیا ہے۔ ہاں یہ ضَرور ہے کہ مرشد چاروں شرائطِ بیعت کا جامع ہو پھر اِن کا حُسنِ اعتقاد سب کچھ پھل لا سکتا ہے۔[1] **وَاللہُ تعالٰی اَعلَم**

مطیع اپنے مرشد کا مجھ کو بنادے میں ہوجاؤں ان پر فدا یاالٰہی
بنا دے مجھے ایک در کا بنادے میں ہر دم رہوں باوفا یاالٰہی

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1]......فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۶۹

ماخذ و مراجع

مصنف/مولف	کتاب	نمبر شمار
کلام باری تعالیٰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	قرآن مجید	1
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	کنز الایمان	2
علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ اکوڑہ خٹک نوشہرہ	تفسیر خازن	3
مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ دار احیاء التراث العربی، بیروت	روح البیان	4
احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ دار الفکر، بیروت	صاوی	5
ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی، متوفی ۳۲۰ھ مکتبہ امام بخاری	نوادر الاصول	6
امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ دار الفکر، بیروت	المعجم الاوسط	7
امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت	شعب الایمان	8
امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت	السنن الکبری	9
حافظ ابو بکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت	تاریخ بغداد	10
علامہ علی بن حسن ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ	تاریخ مدینہ دمشق	11
علی بن محمد الآمدی ابو الحسن، متوفی ۶۳۱ھ دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۰۴ھ	الاحکام فی اصول الاحکام	12
حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ دار الفکر، بیروت	مجمع الزوائد	13

14	الجامع الصغير	امام جلال الدين بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت
15	الانوار القدسیہ	عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ المکتبۃ العلمیۃ، بیروت
16	بہجۃ الاسرار	ابوالحسن نورالدین علی بن یوسف شطنوفی، متوفی ۷۱۳ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۳ھ
17	الابریز	الشیخ احمد بن المبارک المغربی المالکی، متوفی ۱۱۵۵ھ موافقۃ ادارۃ الافتاء العام فی وزارۃ الاوقاف السوریہ
18	کشف المحجوب	داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری متوفی ۴۶۵ھ نوائے وقت پرنٹرز مرکز الاولیاء لاہور
19	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فریدالدین عطار، متوفی ۶۳۷ھ انتشارات گنجینہ، تہران
20	مثنوی مولوی معنوی	مولانا جلال الدین رومی مرکز الاولیاء لاہور
21	ہشت بہشت	ملفوظاتِ خواجگانِ چشت شبیر برادرز، مرکز الاولیاء لاہور
22	لسان العرب	جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور الافریقی، متوفی ۷۱۱ھ مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت ۱۴۲۶ھ
23	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
24	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
25	حیاتِ اعلیٰ حضرت	حضرت علامہ مولانا ظفرالدین بہاری، متوفی ۱۳۸۲ھ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
26	آدابِ مرشد کامل	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
27	فیضانِ سنت	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اجمالی فہرست

موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
درود شریف کی فضیلت	1	اتباع و پیروی کسے کہتے ہیں؟	24
مرید ہو تو اعلیٰ حضرت جیسا	2	حضرت عبد اللہ بن عمر کا عشقِ رسول	25
مرشد کا فرمان سر آنکھوں پر!	3	فاسق کی مغفرت	26
پیر پر اعتراض سے بچو	4	مجھے میرا پیر ہی کافی ہے	27
عقل کو تنقید سے فرصت نہیں	4	پیر کی خانقاہ کا ادب	29
مَفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شِفا یابی	6	منزل تک پہنچنے کا راستہ	29
حضرتِ موسیٰ و خضر عَلَیۡہِمَا السَّلَام کا واقعہ	7	امام شعرانی کا ارشاد	30
حضرت خضر عَلَیۡہِ السَّلَام کا تعارف	14	پیر کی کدال	31
حضرت خضر عَلَیۡہِ السَّلَام نبی ہیں	15	فیض سے محرومی	32
نسبت کے مدنی پھول	16	مجھے موتیوں والا چاہیے	35
نیک بندوں کی برکتیں	16	آج میرا وضو نہیں تھا!	36
نیک پڑوسی کی برکت	16	اپنا ماضی یاد رکھتا ہوں	37
انبیائے کرام کے نائبین کی برکت	17	ماضی یاد رکھیے	39
برکتوں سے محرومی	20	”یا غوثِ اَعظم نگاہِ کرم“ کے سولہ	41
فیضِ مرشد کے حصول کا راز	21	حُروف کی نسبت سے مُرشد کے	
بابا فرید گنج شکر کی محبت مرشد	21	16 حقوق	
عشق کی انوکھی دنیا	23	ماخذ و مراجع	45
عشق کا امتحان	24		

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران حضرت مولانا محمد عمران عطاری سلمہ الباری کے تحریری بیانات

طبع شدہ

﴿1﴾......فیضانِ مرشد (صفحات 46)	﴿2﴾......احساسِ ذمہ داری (صفحات 50)
﴿3﴾......جنت کی تیاری (صفحات 134)	﴿4﴾......وقفِ مدینہ (صفحات 86)
﴿5﴾......مدنی کاموں کی تقسیم (صفحات 68)	﴿6﴾......مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (صفحات 73)
﴿7﴾......مدنی مشورے کی اہمیت (صفحات 32)	﴿8﴾......سود اور اس کا علاج (صفحات 92)
﴿9﴾......سیرتِ سیدنا ابوالدرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (صفحات 75)	﴿10﴾...... پیارے مرشد (صفحات 48)
﴿11﴾...... برائیوں کی ماں (صفحات 112)	﴿12﴾......فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (صفحات 56)
﴿13﴾......غیرت مند شوہر (صفحات 48)	﴿14﴾......جامع شرائط پیر (صفحات 88)
﴿15﴾......صحابی کی انفرادی کوشش (صفحات 124)	﴿16﴾......کامل مرید (صفحات 48)

عنقریب آنے والے تحریری بیانات

﴿1﴾......امیر اہلسنت کی دینی خدمات	﴿2﴾...... پیر پر اعتراض منع ہے
﴿3﴾......ہمیں کیا ہو گیا ہے؟	﴿4﴾......مقصدِ حیات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنَّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

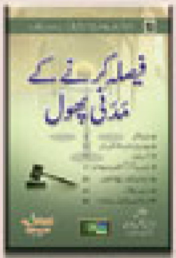

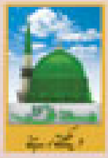

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 2634
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net